سوال

کیا دین اسلام میں خاوند اور بیوی کےلیے جنسی تعلقات قائم کیے بغیر چاہے ایک بار ہی اکٹھے رہنا جائز ہے، کہ وہ دونوں دوستوں کی طرح رہیں، اور اس بیوی کی اسلام میں حالت کیا ہوگی ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

شریعت اسلامیہ میں جائز نہیں کہ ایک ہی گھر میں اجنبی مرد اور عورت اکٹھے رہیں، اسی لیے خاوند اور بیوی کا جماع اور جنسی تعلقات قائم کیے بغیر اکٹھے رہنے کو دوستوں کے ساتھ تشبیہ دینا صحیح نہیں

دوم :

خاوند اور بیوی کے علم میں ہونا چاہیے کہ نکاح کے عظیم مقاصد میں شرمگاہ کی حفاظت، اور نفس کی عفت و عصمت اور اولاد کا وجود شامل ہے، اور جماع اور جنسی تعلقات قائم کیے بغیر یہ اشیاء حاصل ہی نہیں ہو سکتیں

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسی عورت سے شادی کرنے کی ترغیب دلائی ہے جو زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے بعض صحابہ کو بانجھ عورت سے نکاح کرنے سے ہی منع فرما دیا تھا

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا :

مجھے ایک حسب و نسب والی عورت ملی ہے، لیکن وہ بچے پیدا نہیں کر سکتی کیا میں اس سے شادی کر لوں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے روک دیا، اور وہ دوسری بار پھر آیا تو بھی آپ نے اسے منع کر دیا، پھر وہ تیسری بار آیا تو بھی آپ نے اسے روک دیا، اور فرمایا :

"ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ بچے جنتی ہو اور زیادہ محبت کرنے والی ہو، کیونکہ میں تمہاری کثرت سے امتوں پر فخر کرونگا"

سنن نسائی حدیث نمبر (3227) سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (1921) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اس حدیث کی شرح دیکھنے کےلیے آپ سوال نمبر (32668) کا مطالعہ کریں، اور سوال نمبر (13492) کے جواب کو بھی دیکھیں

رہا یہ مسئلہ کہ ایک ہی گھر میں خاوند اور بیوی بغیر جماع اور جنسی تعلقات قائم کیے رہنا تو اس کا تصور تو اس صورت میں ہو سکتا ہے اور اس کو جائز اس صورت میں کہا جا سکتا ہے کہ جب

دونوں خاوند اور بیوی مریض ہوں، یا پھر بڑی عمر کے ہوں جنہیں جماع کی شہوت ہی نہ رہے

لیکن اگر انہیں جماع کی شہوت آتی ہو تو پھر وہ ایک دوسرے کو عفت و عصمت کیسے دے سکتے ہیں؟ اور ہر ایک اگر حلال کردہ میں شہوت پوری نہیں کرتا تو اپنی شہوت کہاں پوری کریگا؟!

اسی طرح اس کا تصور اور جواز کا قول تو اسی صورت میں ممکن ہے کہ عورت نوجوان ہو اور اس کو شہوت بھی ہو، اور کسی ایسے مرد سے شادی پر راضی ہو جائے جو جنسی طور پر عاجز ہو یا بڑی عمر کا ہو، اور اسی طرح اس کے برعکس مرد جوان ہو اور غیر شہوت والی عورت سے شادی کر لے یا مریض سے اور وہ صبر کی استطاعت رکھتا اور اجر وثواب کی نیت رکھے

یا پھر اس کی اور بھی بیویاں ہوں جن سے وہ شہوت پوری کر لیا کرے

سوم :

اس باب میں فقھاء کرام نے ان دونوں مسئلوں میں فرق کیا ہے :

پہلا :

عقد نکاح میں شرط رکھی جائے کہ دونوں میں جماع حلال نہیں ہوگا، تو یہ شرط باطل ہے، اور جمہور علماء کے ہاں یہ عقد نکاح ہی باطل ہوگا

دوسرا :

عقد نکاح میں شرط رکھی جائے کہ دونوں میں جماع نہیں ہوگا، یہ مسئلہ تفصیل طلب ہے : اور راجح قول یہ ہے کہ عقد نکاح صحیح ہوگا اور شرط باطل ہوگی، اس شرط کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائیگا، اور نہ ہی اس شرط کی کوئی قدر وقیمت ہوگی، چاہے یہ شرط خاوند کی جانب سے ہو یا پھر بیوی کی جانب سے، یا دونوں کی جانب سے

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" فقھاء کرام نے دونوں حالتوں میں یہ شرط لگانے میں فرق کیا ہے، جماع حلال ہونے کی نفی کی شرط کی حالت میں، اور جماع نہ کرنے کی شرط لگانے کی حالت میں :

اس کی تفصیل درج ذیل ہے :

اگر عقد نکاح میں شرط رکھی جائے کہ وطئ حلت کی نفی ہوگی، یعنی وہ اس شرط پر شادی کریگا کہ وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہے، تو اس شرط کے باطل ہونے میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں، لیکن وہ اس شرط کا نکاح پر اثر انداز ہونے میں اختلاف کرتے ہیں کہ آیا اثر انداز ہوگی یا نہیں :

اس میں دو قول ہیں :

پہلا قول :

جمہور فقھاء جس میں شافعی مالکی اور حنابلہ شامل ہیں کے ہاں عقد نکاح اور شرط دونوں ہی باطل ہیں؛ کیونکہ یہ شرط نکاح کے مقصد میں مخل ہو رہی ہے، اور اس کے مناقض ہے، کیونکہ اس شرط کے ہوتے ہوئے شادی کا کوئی معنی ہی نہیں رہ جاتا، بلکہ یہ تو صوری عقد کی طرح ہو جائیگا

دوسرا قول :

احناف کا قول ہے کہ : شرط فاسد ہے اور عقد نکاح صحیح ہوگا؛ کیونکہ احناف کے ہاں قاعدہ ہے کہ فاسد شرط کے ساتھ نکاح فاسد نہیں ہوتا، بلکہ صرف شرط فاسد ہوگی

لیکن اگر وہ عقد نکاح میں عدم وطئ اور عدم جماع کی شرط لگاتا ہے تو اس کے حکم میں فقھاء کا اختلاف پایا جاتا ہے جس میں ان کے تین قول ہیں :

پہلا قول :

حنفیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ عقد نکاح صحیح ہوگا اور شرط فاسد ہوگی، شرط اس لیے باطل ہوگی کہ یہ عقد نکاح کے مقتضی کے خلاف ہے، اور یہ ایسے حقوق ساقط کرنے کو اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہے جو صرف عقد نکاح سے واجب ہوجاتے ہیں، چاہے ان کی شرط نہ بھی رکھی جائے

اور عقد نکاح اس لیے باقی رہے گا کہ یہ شرط تو عقد نکاح میں ایک زائد معنی رکھتی ہے اس لیے یہ شرط عقد نکاح کو باطل نہیں کریگی

اور احناف کے ہاں یہ قاعدہ ہے کہ :

فاسد شرط کے ساتھ نکاح فاسد نہیں ہوگا، بلکہ نکاح کے علاوہ شرط ہی فاسد ہی گی

دوسرا قول :

مالکیہ کے ہاں شرط اور عقد نکاح دونوں فاسد ہیں، کیونکہ یہ نکاح ایسے طریقہ پر ہو رہا ہے جو شرعی طور پر منع ہے

پھر مالکیہ کے ہاں اس میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ اگر ایسا ہوجائے تو اس پر کیا مرتب ہوگا :

ایک قول یہ ہے کہ رخصتی سے قبل اور رخصتی کے بعد دونوں حالتوں میں ہی نکاح فسخ ہوگا

اور ایک قول یہ ہے کہ : رخصتی اور دخول سے قبل فسخ ہوگا، اور دخول کے بعد نکاح ثابت ہوجائیگا لیکن شرط ساقط ہوجائیگی، اور مشہور یہی ہے

تیسرا قول :

شافعی حضرات کے ہاں یہ ہے کہ : اگر وطئ اور جماع نہ کرنے کی شرط پر نکاح کیا، یا اس شرط پر نکاح ہوا کہ صرف دن میں ہی وطئ اور جماع کریگا، یا پھر صرف ایک بار، اگر تو یہ شرط بیوی کی جانب سے ہو تو یہ نکاح باطل ہوجائیگا؛ کیونکہ یہ چیز نکاح کے مقصد کے منافی ہے، اور اگر اس کی جانب یعنی خاوند کی جانب سے ہو تو کوئی ضرر نہیں؛ کیونکہ وطئ اور جماع اس کا حق ہے، اور اسے ترک کرنے کا حق حاصل ہے، اور اس پر ممکن بنانا یہ بیوی کا حق ہے، اس لیے بیوی کے لیے اسے ترک کرنے کا حق حاصل نہیں " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (45/44).

چہارم :

عورت کو چاہیے کہ وہ ایسی شادی پر راضی مت ہو، اور مرد کو بھی چاہیے کہ اگر عورت ایسی رغبت رکھتی ہے کہ ان میں جماع نہیں ہوگا تو وہ اس شادی کی موافقت مت کرے، اور دونوں کو علم ہونا چاہیے کہ یہ چیز فطرت سلیمہ کے مخالف ہے، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے تو مرد میں عورت کی طرف میلان پیدا فرمایا ہے، اور عورت میں بھی مرد کی جانب میلان رکھا ہے

ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی شہوت حرام میں صرف کرتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو حلال میں صرف کرتے ہیں، اور اللہ کی شریعت میں شادی ایک ایسی چیز ہے جس میں اللہ نے مرد اور عورت کا ملاپ مباح کیا ہے، اوران میں الفت و محبت اور مودت و رحمت بنائی ہے، اوران دونوں میں سے اولاد بنائی ہے

فرمان باری تعالی ہے :

اللہ تعالی نے تمہارے لیے تم میں سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں، اور تمہاری بیویوں سے تمہارے لیے تمہارے بیٹے اور پوتے پیدا کیے، اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا، تو کیا وہ باطل پر ایمان لاتے اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں النحل (72).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام و راحت پاؤ، اس نے تمہارے درمیان محبت وہمدردی قائم کردی، یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں الروم (21).

اور پھر شادی تو سب رسول اور انبیاء علیہم السلام جو کہ سب سے افضل و اعلی ہیں کی بھی سنت ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

ہم آپ سے پہلے بھی بہت سارے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا الرعد (38).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اس جگہ زکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی اور کہا کہ اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بے شک تو دعا کا سننے والا ہے آل عمران (38).

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

97478